حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حیات وارشادات



از

محمد علی رضا

ناشر

سری سقطی فاؤنڈیشن

۲؍راج موہن اسٹریٹ

کولکاتا - ۷۰۰۰۷۳



مزار حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مزار حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ



مزار حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ



حضرت شیخ سری سقطی کے مزار کا بیرونی منظر

وأنّ المساجد لله فلا تدعوا مع الله أحداً

جامع و مرقد الشيخ الجنيد البغدادي

ومرقد الشيخ السرّي السقطي

(رضي الله عنهما)

وتسمى هذه المنطقة ((الشونيزية)) سابقاً



بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ (الفرقان:۶۴)
اور جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام میں۔

یا شہ معروف مارا رہ سوے معروف دہ
یا سری امن از سقط در دو سرا امداد کن

حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حیات وارشادات

از

محمد علی رضا کولکاتا

نظر ثانی: حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری

ناشر

سری سقطی فاؤنڈیشن
۲ / راج موہن اسٹریٹ، کولکاتا-۷۰۰۰۷۳



نحمده و نصلی علیٰ حبیبه النّبی الکر یم و علیٰ اٰله و أصحابه أجمعین

بہرِ معروف وسری معروف دے بے خود سری
جندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

باب نبوت ہمیشہ کے لیے بند ہوجانے کے بعد فیوضاتِ الٰہیہ کی ترسیل واجرا کے نظام کو جاری وساری رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور مقرب اولیاے کرام وصوفیہ عظام کا سلسلہ جاری فرمایا۔ یہ اولیاے کرام وصوفیہ عظام درِ مصطفیٰ کی خیرات عامۃ الناس میں تقسیم کرنے اور انھیں اللہ کی بارگاہ کا راستہ دکھانے پر متعیّن ہیں، اور ان لوگوں سے فیض حاصل کرنا حکم ربانی کی تعمیل ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

”وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ “(سورہ کہف، آیت:۲۸، پارہ:۱۵)

ترجمہ:- اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمھاری آنکھیں انھیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔ (کنزالایمان)

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی بارگاہ تک کی رسائی کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! میرے ان بندوں سے ناطہ جوڑو جو میرا ذکر صبح وشام کرتے ہیں۔ انھیں بندوں میں سے ایک بندہ حضرت شیخ سری سقطی ہیں جو صبح وشام ذکر خدا میں مشغول رہتے تھے، اور جنھوں نے سرزمین بغداد میں سب سے پہلے علمِ معرفت کو لوگوں کے درمیان متعارف کرایا۔ ذیل میں ان کا مختصر تعارف ملاحظہ فرمائیں۔

ولادت شریف: آپ کی ولادت شریف تقریباً ۱۵۵ھ میں بغداد شریف میں ہوئی۔

اسم مبارک: آپ کا اسم گرامی سرالدین اور کنیت ابوالحسن ہے۔اور مشہور نام سری سقطی ہے۔
والدماجد: آپ کے والدماجد کا اسم گرامی حضرت مغلس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔

ابتدائی حالات : آپ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ابتداے حال طریقت سے آگاہ فرمائیں ؟ توآپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک روز میری دکان سے حضرت حبیب راعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ہوا میں نے انھیں روٹی کے ٹکڑے عنایت کیے تاکہ فقرامیں تقسیم فرمادیں۔اس وقت انھوں نے مجھے دعا سے نوازا اور ارشاد فرمایا کے خدا تجھے نیکی کی توفیق دے۔ یہاں تک کہ اسی دن سے اپنی دنیا کو سنوارنے کا خیال میرے دل سے جاتا رہا۔(کشف المحجوب، ص:۱۷۱، مترجم مفتی غلام معین الدین نعیمی، مطبوعہ رضوی کتاب گھر، دہلی)

بیعت و خلافت : آپ حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید و خلیفہ تھے اور انھیں سے علوم ظاہر و باطن کا اکتساب فرمایا۔(وفیات الاعیان، ج:۲، ص:۳۵۶، رسالہ قشیریہ، ص:۲۸)

فضائل: نفس کشتۂ مجاہدہ، دل زندۂ مشاہدہ، سالک حضرت ملکوت، شاہد عزت جبروت، نقطۂ دائرۂ لایقطی حضرت شیخ وقت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلۂ قادریہ کے دسویں امام و شیخ طریقت ہیں، آپ اہل تصوف کے امام اور اصناف علم میں کمال رکھتے تھے، علم وثبات کے پہاڑ اور مروت و شفقت میں یکتائے روزگار تھے اور رموز واشارات میں درنایاب تھے، حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید تھے اور تبع تابعین سے تھے۔

سب سے پہلے جس نے حقائق و معارف کو بغداد میں نشر فرمایا وہ آپ ہی ہیں، عراق کے بہت سے مشائخ آپ کے سلسلۂ ارادت سے منسلک تھے، آپ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماموں اور شیخ طریقت تھے، حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے اپنے شیخ طریقت جیسا کامل کسی کو بھی نہیں دیکھا“ اور حضرت بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کے سوا کسی سے سوال نہ کرتا تھا کیوں کہ میں آپ کے زہد و تقوی سے واقف تھا اور جانتا تھا کہ جب آپ کے دست مبارک سے کوئی چیز باہر جاتی ہے تو آپ خوش ہوتے ہیں۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ، برکاتیہ رضویہ، ص:۱۸۳)

عبادت و ریاضت: حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ روزانہ ایک ہزار رکعات نفل نماز پڑھتے تھے۔ چنانچہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”میں

نے آپ سے زیادہ عابد وزاہد کامل کسی کو نہیں دیکھا اور آپ کے علاوہ اور کسی میں یہ بات نہ دیکھی کہاں آپ کی عمر شریف ۹۸؍ سال کی ہوئی مگر سوائے موت کے وقت کے کبھی آپ کو لیٹے ہوئے نہیں دیکھا"۔ (تذکرۃ الاولیا از شیخ فریدالدین عطار، رضوی کتاب گھر، دہلی، ص:۱۷۸)

کرامتیں: کہتے ہیں کہ جب سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجارت چھوڑی تو ان کی بہن اپنے کاتے ہوئے سوت بیچ کر ان پر خرچ کیا کرتی تھی، ایک دن اسے دیر ہوگئی تو سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیری کا سبب پوچھا، بہن نے جواب دیا کہ میرا سوت کسی نے خریدا نہیں وہ کہتے تھے کہ اس میں ملاوٹ ہے اس کے بعد سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا کھانا کھانا چھوڑ دیا۔ اس کے بعد کسی دن ان کی بہن ان کے پاس آئی تو ایک بوڑھی عورت کو جھاڑو دیتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ وہ ہر روز دو دو روٹی حضرت سری سقطی کے لیے لے آتی ہے اور یہ دیکھ کر ان کو بہت رنج ہوا اور اس نے امام احمد بن جنبل کے پاس جاکر اس کی شکایت کی امام احمد بن حنبل نے اس کا ذکر سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تو انھوں نے فرمایا: جب میں نے کھانا کھانا چھوڑا دیا تو اللہ تعالی نے دنیا کو میرے لیے مسخر کر دیا کہ مجھ پر خرچ کرے اور میری خدمت کرے۔

(جامع کرامات اولیا، مترجِم: پروفیسر سید محمد ذاکر شاہ چشتی، ج:۲، ص:۸۰۶، مطبع: جسیم بک ڈپو، دہلی)

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دن میں حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو انھوں نے فرمایا کہ ایک چڑیا روزانہ آیا کرتی ہے میں اس کے لیے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتا ہوں وہ میرے ہاتھ سے کھایا کرتی ہے پھر ایک وقت وہ چڑیا آئی اور میرے ہاتھ پر نہ اتری میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ کیا سبب ہو سکتا ہے تو مجھے یاد آ گیا کہ میں نے نمک مسالوں کے ساتھ کھایا ہے اور دل میں کہا آئندہ کبھی ایسا نہ کروں گا۔ میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ اس پر وہ چڑیا میرے ہاتھ پر آ گئے اور روٹی کھاتی رہی۔

(جامع کرامات اولیا، مترجِم: پروفیسر سید محمد ذاکر شاہ چشتی، ج:۲، ص:۸۰۶، مطبع: جسیم بک ڈپو، دہلی)

خافی نے کہا کہ مظفر بن سہیل نے علان کو کہتے ہوئے سنا جو درزی تھے۔ جس وقت کہ میرے اور اس کے درمیان حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب کا ذکر چھڑ گیا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت سری سقطی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت ان کی بارگاہ میں آئی اور

عرض کی اے ابوالحسن میں آپ کی پڑوسی ہوں اور میرے بیٹے کو چوکیدار پکڑ کر لے گیا ہے اور مجھ کو اس کے ساتھ ضرر رسانی کا اندیشہ ہے اس لیے آپ میرے ساتھ چلیں یا کسی کو چوکی دار کی طرف بھیج دیں۔ پس علان خیاط کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کے بارے میں تنہا جانے کی توقع کی، وہ کھڑے ہوئے اور تکبیر بلند کی اور اپنی نماز دراز کر دی تو عورت نے دوبارہ عرض کی اے ابوالحسن خدارا! میں اپنے بیٹے کے ساتھ ضرر رسانی کا اندیشہ کرتی ہوں۔ تو سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تیری ہی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوں۔ ابھی آپ یہی کہہ رہے تھے کہ ایک دوسری عورت آئی اور اس نے اس عورت سے کہا کہ اس نے تیرے لڑکے کو خلاصی دے دی ہے وہاں موجود ایک شخص کو حضرت کی فوری دعا قبول ہونے پر تعجب ہوا۔

(جامع کرامات اولیا، مترجم: پروفیسر سید محمد ذاکر شاہ چشتی، ج:۲، ص:۸۰۶، مطبع: جسیم بک ڈپو، دہلی)

ایک کرامت یہ بھی ہے کہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس چار درہم تھے۔ میں حضرت سری سقطی کے یہاں گیا اور عرض کیا کہ یہ چار درہم آپ کی خدمت کے لیے لایا ہوں، انھوں نے فرمایا بیٹا خوش رہو، تم کامیاب ہو مجھے چار درہم کی ضرورت ہے میں نے اللہ تعالی سے دعا کی تھی اے اللہ چار درہم ایسے شخص کے ہاتھ سے بھیج جو تیرے نزدیک کامیاب ہو۔

(جامع کرامات اولیا، مترجم: پروفیسر سید محمد ذاکر شاہ چشتی، ج:۲، ص:۸۰۶، مطبع: جسیم بک ڈپو، دہلی)

تیرہ روز کی غشی: ایک روز آپ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ جب آپ خدا سے محبت کرتے تھے تو حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت کیوں تھی؟ اسی وقت ندائے غیبی آئی کہ اے سری! پاسِ ادب ملحوظ رہے پھر اس کے بعد جب آپ کو خواب میں حسنِ یوسف سے دوچار کیا گیا تو چیخ مار کر تیرہ یوم غشی کی حالت میں پڑے رہے اور ہوش آنے کے بعد یہ ندا آئی کہ جو ہمارے محبوبوں سے گستاخی کرتا ہے اس کا یہی انجام ہوتا ہے۔

(تذکرۃ الاولیا، از شیخ فریدالدین عطار، رضوی کتاب گھر، دہلی، ص:۱۷۸)

ظاہر پرستی: آپ بہت منھ بنا کر سلام کا جواب دیا کرتے تھے اور جب وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ حدیث میں ہے جو کسی کو سلام کرتا ہے اس پر خدا کی طرف سے سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں

جس میں نوے رحمتیں اس کو ملتی ہیں جو دونوں میں سے خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے۔ لہذا میں منھ بناکر اس لیے جواب دیتا ہوں کہ مجھ سے زائد رحمتیں سلام کرنے والوں کو حاصل ہوجائیں۔

(غنیۃ الطالبین، محمد جابر شمس بریلوی، فاروقیہ بک ڈپو، دہلی، ص:۱۶۹)

کسی خدار سیدہ نے آپ کا نام پوچھا تو فرمایا کہ ھو پھر سوال کیا کہ کھاتے پیتے کیا ہیں انھوں نے پھر جواب میں ھو کہا۔ غرض کہ جب ہر سوال کے جواب میں وہ یہی کہتے رہے تو آپ نے پوچھا کہ ھو سے مراد کیا اللہ ہے؟ فرمایا: ہاں! یہ سنتے ہی وہ بزرگ چیخ مار کر دنیا سے رخصت ہوگئے۔

(تذکرۃ الاولیا، از شیخ فریدالدین عطار، رضوی کتاب گھر، دہلی، ص:۱۷۸)

جب آپ کو یہ علم ہوجاتا کہ لوگ میرے پاس حصولِ تعلیم کی غرض سے آرہے ہیں تو آپ دعا کرتے کہ اللہ ان کو وہ تعلیم عطا کردے جس میں میری احتیاج باقی نہ رہے اور مجھے یہ لوگ تیری عبادت سے غافل نہ کرسکیں۔ ایک شخص مکمل تیس سال سے عبادات و مجاہدات میں سرگرم عمل تھا اور لوگوں نے جب اس سے پوچھا کہ تمھیں یہ درجہ کیسے ملا؟ تو جواب دیا کہ میں نے ایک روز سری سقطی رضی اللہ تعالی عنہ کے دروازے پر جب انھیں آواز دی تو پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کا ایک شناسا۔ یہ سن کر آپ نے یہ دعا دی کہ اللہ! اس کو ایسا بنادے کہ تیرے سوا کسی سے شناسائی نہ رہے چناں چہ اسی دن سے مجھے مراتب حاصل ہونے شروع ہوگئے اور آپ اس درجہ تک پہنچ گیا۔ (تذکرۃ الاولیا، از شیخ فریدالدین عطار، رضوی کتاب گھر، دہلی، ص:۱۸۱)

اشتیاق دیدار الٰہی: آپ اکثر یوں فرمایا کرتے "اللھم مھما عذبتنی بہ من شئی فلا تعذبنی بذل الحجاب" یعنی اے خدا! اگر مجھے کسی چیز سے عذاب پہنچانا ہے تو تجھے اختیار ہے اور اس کے لیے میں حاضر ہوں، لیکن وہ عذاب حجاب کی ذلت کا نہ ہو، کیوں کہ تجھ سے پوشیدہ نہ ہونے کی صورت میں آنے والی بلائیں اور تیرا عذاب تیرے ذکر اور مشاہدہ کی بدولت معلوم نہ ہوگا، لیکن اگر تجھ سے حجاب میں رہوں تو تیری ابدی نعمتیں بھی میری ہلاکت کا ذریعہ ہوں گی، حجاب وہ بلا ہے کہ خود دوزخ میں بھی اس سے زیادہ سخت کوئی عذاب نہیں ہے، اگر دوزخیوں کو دوزخ میں اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ حاصل ہوتا تو انھیں ایسا سرور حاصل ہوتا کہ بدن پر عذاب کی تکلیف اور جسمانی آزار کو یکسر بھول جاتے اور عذاب وبلا کا احساس تک نہ ہوتا۔ بہشتی نعمتوں میں دیدار

الٰہی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے،اگر اہل بہشت کو وہ تمام نعمتیں بلکہ ان سے بھی سیکڑوں گنا مزید نعمتیں حاصل ہوں لیکن دیدار الٰہی حاصل نہ ہو تو وہ دل و جان سے ہلاک و برباد ہو کر رہ جائیں۔
(کشف المحجوب،ص:۱۷۱،مترجم:مفتی غلام معین الدین نعیمی،مطبع:رضوی کتاب گھر،دہلی)

آیت قرآنی کی تشریح: حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ارشاد ربانی "اصبروا و صابروا و رابطوا" کی تشریح اس طرح ارشاد فرماتے ہیں: "سلامتی کی توقع رکھتے ہوئے شدائد دنیوی پر صبر کرو، اور جنگ کے وقت ثابت قدمی کا مظاہرہ کرو، اور نفس لوامہ کی خواہشات کو روک دو، اور ان باتوں سے بچو جن کا انجام ندامت ہے، جب یہ شرائط بجالاؤ گے تو امید ہے کہ عزت و کرامت کی بساط پر تم کامیابی حاصل کر سکو۔
(عوارف المعارف،ص:۱۸۷،مترجم:شمس بریلوی،مطبع:ارشد برادرس،سوئیوالان،دہلی)

قول و فعل میں مطابقت: حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مشائخ کرام کے مظہر تھے اور قول و فعل میں ان کے نقش قدم پر تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ کی بارگاہ میں آپ کا ایک عقیدت مند حاضر ہوا اور مسئلۂ صبر کی تشریحات چاہی۔ اور آپ صبر کے موضوع پر تقریر فرمانے لگے، اثنائے تقریر ایک بچھو آپ کے پاؤں میں ڈنک مارنے لگا، تو لوگوں نے کہا حضور! اس کو مار کر ہٹا دیجیے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا" مجھے شرم آتی ہے کہ میں جس موضوع پر تقریر کر رہا ہوں اس کے خلاف کروں" یعنی بچھو کے ڈنک مارنے پر بے صبری کا اظہار کروں۔
(تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ،ص:۱۸۳)

شیخ طریقت کی دعا کی برکت: حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:" ایک روز آپ کے پیر و مرشد حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یتیم بچے کو ساتھ لے کر میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اس یتیم بچے کو کپڑا پہنا دو، میں نے اس بچے کو کپڑا پہنا دیا۔ اس کے بعد آپ نے میرے حق میں یہ دعا فرمائی کہ خدائے تعالیٰ دنیا کو تیرا دشمن کر دے اور تجھے اس کے شغل سے راحت دے" تو آپ کی اس دعا کی یہ برکت ظاہر ہوئی کہ یکبارگی میں دنیا سے فارغ اور کنارہ کش ہو گیا۔ (رسالہ قشیریہ،ص:۲۹)

منکسر المزاجی: حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے ہی منکسر المزاج تھے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ

ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا "تیس سال ہوگئے کہ میں ایک ہی شکر پر استغفار کررہا ہوں، لوگوں نے پوچھا کہ کس طرح؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک روز بغداد کے بازار میں آگ لگ گئی جس کی وجہ سے بازار کی تمام دکانیں جل گئیں مگر میری دکان جلنے سے محفوظ رہی اور اس وقت میں اپنے گھر موجود تھا۔ ایک شخص نے آکر مجھے خبر دی کہ آپ کی دکان نہیں جلی۔ میں نے فوراً الحمد للہ کہا۔ تو صرف اس خیال سے کہ میں نے اپنے آپ کو دوسرے مسلمان بھائیوں سے بہتر خیال کیا اور دنیا کی سلامتی پر شکر کیا۔ اپنے اسی قصور پر مسلسل استغفار کررہا ہوں۔" (وفیات الاعیان، ج:۲، ص:۳۵۷)

کاروبار کی سچائی: حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتدا میں تجارت کرتے تھے اور پانچ فی صد سے زیادہ منافع لینا پسند نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے بادام بغرض تجارت خریدا اور چند ہی دنوں کے بعد بادام کا بھاؤ بہت چڑھ گیا۔ ایک دلال آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنے باداموں کو مجھ سے فروخت کردیجیے تو آپ نے فرمایا تم ۶۳/ دینار میں اس کو خریدلو۔ اس دلال نے کہا کہ اس وقت ان باداموں کی قیمت نوے دینار ہے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا میں نے تو یہی قصد کرلیا ہے کہ پانچ فی صد سے زیادہ منافع نہیں لوں گا، اور میں اپنی اس رائے کو تبدیل کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ تو دلال نے کہا کہ میں آپ کے مال کو موجودہ وقت کے بھاؤ سے کم پر بیچنا پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ مال اسی طرح پڑا رہا اور نہ دلال کم میں بیچنے پر راضی ہوا اور نہ آپ زیادہ دینے میں راضی ہوئے۔ (تذکرۃ الاولیا، از شیخ فرید الدین عطار، رضوی کتاب گھر، دہلی، ص:۱۷۸)

ایک وعظ کی مجلس: حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ بغداد شریف میں تقریر فرما رہے تھے کہ خلیفہ بغداد کا ایک مصاحب احمد بن یزید بڑے ہی کروفر سے حاضر ہوا اور آپ کی تقریر سننے کے لیے بیٹھ گیا۔ اس وقت آپ یہ ارشاد فرما رہے تھے "تمام مخلوقات میں انسان سے زیادہ ضعیف کوئی مخلوق نہیں مگر باوجود اس قدر ضعف کے گناہ کرنے میں کتنا جری اور بہادر بنتا ہے۔ افسوس! صد افسوس!" آپ کے ان فقروں کا احمد بن یزید کے دل پر خاص اثر ہوا۔ اور تقریر ختم ہونے پر اپنے مکان پہنچا اور رات کو کھانا بھی نہیں کھایا اور اسی بھوک کی حالت میں شب بھر آہ وبکا اور گریہ وزاری میں گزاری۔ دوسرے دن فقیروں کا لباس پہن کر حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر کہا کل آپ کے وعظ نے میرے دل میں گھر کرلیا ہے اس لیے اب آپ خدا سے تقرب کا راستہ مجھے بتائیں؟

آپ نے ارشاد فرمایا "عام راستہ یہ ہے کہ نماز پنجگانہ جماعت کے ساتھ ادا کرو، مال ہو تو اس کی زکوٰۃ دو، اور تمام احکام شریعت کی پوری پابندی کرو۔ اور خاص راستہ یہ ہے کہ دنیا سے بے نیاز ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور اللہ تعالیٰ سے بھی سوائے اس کی رضا کے کسی دوسرے کو طلب نہ کرو" آپ کی نصیحت یہیں تک پہنچی تھی کہ احمد بن یزید فوراً کھڑے ہو گئے اور سیدھے جنگل کی طرف چل دیے۔ کچھ دنوں کے بعد احمد بن یزید کی ماں روتی ہوئی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور کہا حضور میرا صرف ایک ہی فرزند تھا، جو آپ کی نصیحت کو سن کر نہ معلوم کہاں چلا گیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ضعیفہ غمگین نہ ہو، عنقریب تیرا لڑکا حاضر ہوگا تو تجھے خبر کردوں گا۔ چنانچہ چند دنوں بعد وہ فقیروں کی صورت بنائے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند ہی لمحوں کے بعد جنگل کی جانب چل دیے یہاں تک کہ پھر دوسری مرتبہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ ہی کی گود میں ان کا وصال ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، از شیخ فرید الدین عطار، رضوی کتاب گھر، دہلی، ص:۱۷۷)

خواب میں شرف دیدار الٰہی: حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں خواب میں دیدار الٰہی کی عظیم دولت سے مشرف ہوا اور اس کا یہ ارشاد سنا "اے سری سقطی! جب میں نے انسان کو پیدا کیا تو بیک زبان سب نے مل کر میری محبت کا دعویٰ کیا، لیکن جب میں نے دنیا کو پیدا کر کے انسان کو عالم وجود میں ظاہر کیا تو دس ہزار میں سے نو ہزار نے دنیا کے عیش و آرام کو پسند کر لیا اور مجھ سے فراموشی اختیار کر لی اور جو ایک ہزار باقی رہے جب جنت اور اس کی روح افزا بہاروں کو ان کے سامنے پیش کیا تو ان باقی ایک ہزار میں سے نو سو تو جنت کے طالب ہو گئے اور صرف ایک سو ہی باقی رہ گئے پھر میں نے ایک سو کی آزمائش کے لیے انھیں بلاؤں اور مصیبتوں میں گرفتار کیا تو ان میں سے نوے آدمی ان مصیبتوں کے سبب مجھے بھول گئے اور ان میں صرف دس باقی رہے انھیں دس سے میرا خطاب ہے۔"

اے لوگو! نہ تم نے دنیا کے عیش و آرام کو چاہا، اور نہ فقط جنت کے ہی لالچ میں میرے خاص بندے بنے، نہ بلاؤں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو کر مجھ سے بھاگے۔ اے سری! اس پر وہ بندے بولے کہ پروردگار عالم! ہم اپنے سب سے پہلے عہد "بلیٰ شھدنا" (یعنی بیشک تو ہے) پر گواہ ہوئے اور اس پر قائم ہیں۔ تو پھر اے سری! ہم نے اپنے ان خاص بندوں کو جواب دیا "من کان

للہ کان اللہ له "یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا ہوجاتا ہے۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص:۱۸۷)

ترک لذات کا واقعہ: جناب احمد بن خلف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سری سقطی کے یہاں حاضر ہوا تو میں نے ان کے کمرے میں ایک نیا کوزہ ٹوٹا دیکھا تو میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا میں نئے کوزے میں ٹھنڈا پانی پینے کا ارادہ رکھتا تھا، میں نے پانی بھر کر برآمدے میں رکھ دیا اور خود سو گیا خواب میں ایک خوبصورت شہری عورت آئی اور کہا اے سری مجھ جیسی سے ٹھنڈے پانی کے عوض کون نکاح کرے گا یہ کہہ کر اس نے پاؤں سے ٹھوکر مار کر دور پھینک دیا جب میں بیدار ہوا تو وہ لوٹا دور پڑا ہوا تھا، پھر آپ نے اس کو کبھی نہ اٹھایا یہاں تک کہ اس پر گرد و غبار پڑ گیا اور جان لیا کہ وصول الی اللہ کا طریقہ لذت اور شہوت کو خیرآباد کہنا ہے۔ (جامع کرامات اولیا، ج۲، ص:۸۰۸)

محبت کی تشریح: حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ محبت کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ایک جماعت کا کہنا ہے موافقت ہے۔ دوسری جماعت نے کہا کہ اشارت ہے اور تیسری جماعت نے اور بھی کچھ کہا ہے۔ یہ سن کر آپ نے اپنے دست مبارک کی کھال پکڑ کر کھینچی تو ذرا بھی اوپر کی طرف نہ اٹھی اور ارشاد فرمایا کہ قسم ہے رب کائنات کے عزت و جلال کی کہ اگر میں یہ کہوں کہ یہ کھال اس کی محبت میں سوکھ گئی ہے تو میں سچ کہوں گا اور یہ کہہ کر آپ بے ہوش ہوگئے۔ آپ کا چہرہ چاندی کی طرح دمکنے لگا اور پھر فرمایا کہ بندہ محبت اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے کہ اگر کوئی شمشیر اسے مارے تو اسے خبر نہ ہو۔ اسی شعر کا مفہوم ہے جو آپ گنگنایا کرتے تھے:

إذا ما شكوت الحب قالت كذبتني
فمالي أرى الأعضاء منك كواسيا
فلا حب حتى تلصق الجلد بالحشا
ولا تذهل حتى لا يجيب المناديا

(وفیات الاعیان، ج۲، ص:۳۵۸–تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ)

شرابی کو نمازی بنا دیا: آپ نے ایک مرتبہ ایک شرابی کو دیکھا جو نشے کی حالت میں مدہوش زمین پر گرا ہوا تھا اور نشے کی حالت میں اللہ، اللہ کہہ رہا تھا آپ نے اس کا منہ پانی سے صاف کیا اور فرمایا اس بے خبر کو کیا خبر کہ ناپاک منھ سے کس ذات پاک کا نام لے رہا ہے؟ آپ کے جانے کے بعد جب شرابی ہوش میں آیا تو لوگوں نے اس کو بتایا کہ تمھاری بے ہوشی کی حالت میں تمھارے پاس حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تھے اور تمھارا منہ دھو کر چلے گئے۔ شرابی یہ سن کر بہت شرمندہ ہوا اور شرم و ندامت سے رونے لگا۔ اور نفس کو ملامت کر کے بولا اے بے شرم! اب تو حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ بھی تجھ کو اس حالت میں دیکھ کر چلے گئے ہیں، خدا سے ڈر اور آئندہ کے لیے توبہ کر۔ رات میں حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ نے غیبی ندا سنی کہ اے سری سقطی! تم نے شرابی کا منہ میری وجہ سے دھویا ہے، میں نے تمھاری خاطر اس کا دل دھو دیا ہے۔ جب حضرت نماز تہجد کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے تو اس شرابی کو نماز تہجد پڑھتے ہوئے پایا، آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تمھارے اندر یہ انقلاب کیسے آگیا؟ تو اس نے جواب دیا آپ مجھ سے کیوں دریافت فرما رہے ہیں؟ جب کہ خود آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس پر آگاہ فرما دیا ہے۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص:۱۸۷)

پری کا موم کی طرح پگھل جانا: حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کا حال متغیّر پایا، دریافت کیا کہ حضور کیا ہوا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا پریوں میں سے ایک جوان پری میرے پاس آئی اور مجھ سے سوال کیا کہ حیا کس کو کہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا تو وہ سنتے ہی موم کی طرح پگھل کر پانی ہو گئی۔ یہاں تک کہ میں نے اس پانی کو بھی دیکھا جو پری کے جسم کا تھا۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص:۱۸۷)

جنات سے مکالمہ: حضرت سیدنا جنید بن محمد فرماتے ہیں میں نے حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا "نوجوانی کے زمانے میں جب کہ میرے دن اچھے گزر رہے تھے" ایک رات ایسی آئی کہ میں نے خود کو ایسے پہاڑ کے دامن میں پایا جہاں کوئی انسان نہ تھا آدھی رت کے وقت کسی منادی نے مجھے اس طرح پکارا کہ "دل محبوب کی یادوں سے خالی نہیں ہوتے بلکہ وہ تو محبوب کے گم ہونے کے خوف سے ہی پگھل جاتے ہیں۔"

آپ فرماتے ہیں کہ میں حیران ہوا اور پوچھا یہ منادی کوئی جن ہے یا انسان؟ پھر یہ آواز سنائی دی "اللہ عزوجل پر ایمان لانے والا جن ہوں میرے ساتھ میرے اور بھی دوست ہیں۔

میں نے پوچھا کیا ان کے پاس بھی ایسی باتیں ہیں جیسی تمھارے پاس ہیں؟ اس نے کہا: ہاں! بلکہ اس سے بھی زیادہ اچھی باتیں ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ الفاظ سنائی دیئے "بدن کی کاہلی اور سستی ہمیشہ سفر میں رہنے سے ہی دور ہوتی ہے۔" میں نے دل میں "ان کا کلام کتنا اچھا ہے۔" پھر تیسری مرتبہ یہ الفاظ سنائی دیے: "جو تاریکیوں سے مانوس ہوجائے پھر اسے کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں ان باتوں کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب ایک بہت ہی پیاری خوشبو کی وجہس ے مجھے آیا تو میں نے اپنے سینے پر نرگس کا ایک پھول پایا، میں اس کی خوشبو سونگھتے ہیں بالکل ٹھیک ہوگیا۔ میں نے کہا: اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے، مجھے کوئی نصیحت کرو، وہ تمام جن بیک زبان بولے اللہ عزوجل کے ذکر سے متقی لوگوں کے دل ہی جلا پاتے ہیں جس سے اس کی فریاد کے علاوہ کسی اور کام میں طمع کی تو یقینا اس سے ایسی جگہ طمع کی جس کے وہ قابل نہ تھی اور جس نے کسی بیمار طبیب کی پیروی کی تو اس کی بیماری ہمیشہ رہے گی اس کے بعد وہ مجھے وہاں چھوڑ کر چلے دیے اب بھی جب کبھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ان کے کلام کا اثر اپنے دل میں موجود پاتا ہوں۔ (عیون الحکایات مترجم مکتبۃ العلمیہ از دعوت اسلامی، ج:۲، ص:۳۴۳)

ملفوظات

(۱) عارف اپنی صفات وحسنات میں آفتاب کی طرح ہے جو سب پر روشنی ڈالتا ہے اور وہ زمین کی مانند ہے جو تمام مخلوقات کا بوجھ اٹھاتی ہے، پانی کی طرح ہے جس سے قلوب کو زندگی حاصل ہوتی ہے اور وہ آگ کی طرح ہے کہ تمام جہان اس سے روشن ہوجاتا ہے۔

(۲) تصوف سے مراد تین امور ہیں: **اول** تو یہ ہے کہ اس کی معرفت، زہد وورع کے نور کو بجھنے نہ دے۔ **دوم** یہ کہ باطنی علوم کے متعلق کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالے جس سے ظاہرِ کتاب کا نقض ثابت ہو اور **سوم** اس کی کرامتیں محارم الٰہی کے ہتک پر نہ ابھاریں یعنی ایسا نہ ہو کہ

اس کی کرامت اسے اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کے ارتکاب پر ابھارے۔

(۳) بڑھاپے سے پہلے کچھ کام کرلو کیوں کہ ضعیف ہوکر کچھ نہ کر سکوگے جیسے کہ میں نہیں کرسکتا اور آپ جس عمر میں یہ فرمارہے تھے اس وقت بھی آپ کی یہ کیفیت تھی کہ کوئی جوان بھی آپ کی طرح عبادت نہیں کرسکتا تھا۔

(۴) امیر ہمسایوں، بازاری قاریوں اور دولتمند عالموں سے دور رہو۔

(۵) جو اپنے نفس کی اصلاح سے عاجز ہے وہ دوسروں کو کیا سکھائے گا۔

(۶) جس شخص کو نعمت کی قدر نہیں اس کی نعمت وہاں سے زوال پذیر ہونا شروع ہوتی ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

(۷) جو رب تعالیٰ کا فرمابردار ہوجاتا ہے سب اس کے فرمابردار ہوجاتے ہیں۔

(۸) گناہ کا ترک تین قسم کا ہے: **پہلا** دوزخ کے خوف سے، **دوسرا** بہشت کی رغبت سے اور **تیسرا** خدائے تعالیٰ کی شرم سے۔

(۹) بندہ اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک دین کو اپنی خواہش پر ترجیح نہ دے۔

(۱۰) سب سے زیادہ عاقل وفہیم وہ لوگ ہیں جو قرآن شریف کے اسرار کو سمجھتے ہیں اور ان اسرار میں غور وفکر کرتے ہیں۔

(۱۱) عارف وہ ہے جس کا کھانا بیماروں کی طرح ہو اور اس کا سونا سانپ کے کاٹے ہوؤں کی طرح ہو اور اس کا عیش پانی میں غرق شدگان کی طرح ہو۔

(۱۲) جو شخص اس بات کا آرزومند ہے کہ اس کا دین سلامت و محفوظ رہے اور اس کے جسم و روح دونوں کو راحت نصیب ہو اور فکر و غم میں کمی واقع ہو تو اس کو چاہیے کہ دنیا سے علیحدگی اختیار کرے۔

(۱۳) سب سے زیادہ بہادری یہ ہے کہ اپنے نفس پر قابو حاصل کرے۔

(۱۴) انسان کی زبان دل کی ترجمان اور چہرہ دل کا آئینہ ہے۔

(۱۵) دوسرے بھائی کے غم میں برابر شریک رہو اور ان کا غم دیکھ کر خوش مت ہو۔

(۱۶) حسن خلق یہ ہے کہ خلقت کو رنج نہ دو اور ان کا رنج اٹھاؤ اور اس معاملے میں بدلے کا

خیال نہ ہو کہ مخلوق کا رنج اٹھانا جواں مردی کی علامت ہے۔

(۱۷) ہر فعل قول کے مطابق کرو کیوں کہ اکثریت ایسے لوگوں کی جو کہتے ہیں کچھ اور کرتے ہیں کچھ۔

(۱۸) مرد وہ ہے جس کا کردار اس کی گفتگو کے مطابق ہو۔

(۱۹) کاش سب لوگوں کا دکھ مجھے مل جائے اور باقی سب رہے

(۲۰) انسان کی سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ وہ اپنے نفس پر غالب آجائے۔ جو اپنے نفس سے بغض رکھے وہ متقی ہے۔

(۲۱) دوسروں کو نصیحت کرو اور خود بے صبری کا مظاہرہ کرو یہ نہایت شرمناک بات ہے۔

(۲۲) جو شخص ایسے امر کا اظہار کرے جو وہ خود نہیں کرتا اور جس طرح وہ خود کو ظاہر کرتا ہے ویسا نہیں بنتا تو ایسا شخص اللہ کی نظروں سے گر جاتا ہے۔

(۲۳) اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ جب بندوں پر میرا ذکر غالب آجاتا ہے تو میں ان پر عاشق ہو جاتا ہوں۔

(۲۴) مومن سے محض شک و شبہ کی بنا پر علیحدہ نہیں ہونا چاہیے حتیٰ کہ تو ظاہر طور پر اس کا گناہ نہ دیکھ لے۔

(۲۵) جو خدا کی نعمت کا شکر گزار نہیں ہوتا اس سے وہ نعمت چھینی جاتی ہے۔

(۲۶) عبادت کا سرمایہ، زہد و قناعت کا سرمایا دنیا سے روگردانی کرنا ہے۔

(۲۷) دین کی سلامتی جسم و روح کی راحت ہے، فکر و غم میں کمی کے طالبوں کو دنیا سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیے۔

(۲۸) گناہ محض خواہشات کے جوش میں ہو تو اس کی بخشش کی امید کی جاتی ہے، مگر گناہ بر بنائے تکبر، غرور ہو تو اس کی بخشش کی توقع نہ رکھو۔

(۲۹) دل کی فریاد پہاڑ کی طرح ہوتی ہے۔

(۳۰) جو اپنے نفس کی اصلاح اور تادیب سے قاصر ہے وہ دوسروں کی تادیب و اصلاح کیا جانے۔

(۳۱) جس کے ہاتھ پاوں درست نظر آئیں کمزوری اور لاغری کا نشان کہیں باقی نہ ہو تو اس کا دعوی محبت جھوٹا ہے۔

(۳۲) توبہ یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں کو فراموش کردے۔
(۳۳) حجاب مشاہدہ حق کی راہ میں ایک آفت ہے اس سے پناہ مانگو۔
(۳۴) جو خدا کی محبت چھوڑ کر خلق کی محبت میں مشغول ہوا وہی برباد ہوا۔
(۳۵) بہت زیادہ صحبت خلق ایمان والے کو اللہ عزوجل سے غافل کردیتی ہے۔
(۳۶) اس بات سے ڈرو کہ کہیں قیامت کے روز تمھارے اعمال کا وزن بے اختیار نہ ہو جائے۔
(۳۷) موت کی مثال ایک پل کی طرح ہے جو ایک کنارے کو دوسرے سے ملا دیتا ہے۔
(۳۸) پانچ چیزوں کے سوا دنیا فضول ہے: **اول** زندگی برقرار رکھنے کے لیے روٹی، دوم پانی جس سے پیاس بجھ سکے، سوم: کپڑا تاکہ ستر کو ڈھانپ سے، چہارم مکان جس میں عبادت کر سکے، اور پنجم وہ علم جس پر عمل پیرا ہو سکے۔ (تذکرۃ الاولیاء، از شیخ فریدالدین عطار، رضوی کتاب گھر، دہلی، اقوال الاولیاء، از ابوالثاقب قادری)

خلفائے کرام: آپ کے خلفاے کرام کے اسماے گرامی یہ ہیں۔(۱) حضرت ابو القاسم سید الطائفہ جنید بغدادی (۲) حضرت شاہ ابو محمد (۳) حضرت شاہ ابوالحسن نوری (۴) حضر شاہ عرف شیخ کبیر (۵) حضرت حربتون (۶) حضرت شاہ فتح الموصلی (۷) حضرت شاہ عبد اللہ احرار (۸) حضرت شاہ حمزہ (۹) حضرت شاہ ابوالعباس مظروف (۱۰) حضرت شاہ ابرار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

واقعۂ وصال: حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”جب آپ بیمار ہو گئے تو میں آپ کی عیادت کو گیا۔ آپ کے پاس ہی ایک پنکھا پڑا ہوا تھا میں نے اس کو اٹھالیا اور جھیلنے لگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جنید! اسے رکھ دو کیوں کہ آگ ہوا سے زیادہ تیز اور روشن ہے۔“ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کی کیا حالت ہے ؟آپ نے ارشاد فرمایا ”عبد مملوك لا يقدر على شيئ“ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے آپ سے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمائیں ؟“ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”خلق کی صحبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہونا اور اسی کلمے پر آپ کا وصال ہوا اور حق تعالیٰ کی رحمت سے مل گئے“ ۔انا للہ و انا الیہ راجعون.

تاریخ وصال: آپ کا وصال ۱۳/ رمضان المبارک ۲۵۳ھ، دن: منگل، بوقت: صبح صادق، ۹۸/ سال کی عمر میں بغداد شریف میں ہوا۔ اور یہی مشہور ہے مگر بعض نے ۲/ ،۳/ اور ۶/ رمضان بھی بتایا ہے۔

جنازے میں شریک لوگوں کی مغفرت: حکایت ہے کہ جب سری سقطی کا وصال ہو چکا تو ایک شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا، پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: میری مغفرت فرمائی اور جو لوگ میرے جنازے میں شریک ہوئے اور جنہوں نے میری نماز جنازہ پڑھی سب کو بخش دیا۔ اس نے کہا میں بھی آپ کے جنازے میں شریک تھا اور نماز پڑھی تھی۔ آپ نے لپٹا ہوا ایک کاغذ نکال کر دیکھا اس میں میرا نام نہ پایا، میں نے کہا جی ہاں میں یقیناً حاضر ہوا تھا، پھر دیکھا تو ایک کنارے پر میرا نام لکھا ہوا تھا۔ (نزہۃ البساتین بحوالہ کرامات اولیا از عالم فقری، مکتبہ نعیمیہ، دہلی)

مزار شریف: آپ کا مزار مقدس بغداد شریف مقام "شونیز" میں مرجع خلائق ہے۔ اور آپ ہی کے پہلو میں حضرت جنید بغدادی کا بھی مزار شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیضان ہم تمام مسلمانوں پر جاری فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اور تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ آپ کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کر کے اپنی زندگی بھی اسی طریقے پر ڈھالنے اور گزارنے کی کوشش کریں۔ آمین

خاکپائے اولیا
محمد علی رضا ابن اعجاز احمد رضوی
۷۰/ رابندر اسرانی، سراج بلڈنگ، کولکاتا
موبائل:9621119926
ای میل:razamisbahi95@gmail.com

سری سقطی اکیڈمی - ایک تعارف

کولکاتا اور اس کے اطراف و اکناف، دور اندیش اور شاہین صفت افراد نے ملی، اتحادی، تعلیمی، دعوتی، اصلاحی، فکری، اشاعتی اور رفاہی امور کے تقاضوں کے پیش نظر تنظیم بنام سری سقطی فاؤنڈیشن اور سری سقطی اکیڈمی کی بنیاد رکھی جو مختلف شعبوں پر مشتمل ہیں، تنظیم اپنے مندرجہ ذیل شعبوں پر کمربستہ ہے۔

اس اکیڈمی میں مندرجہ ذیل دینی اور مذہبی کام انجام دیے جاتے ہیں:

(۱)- اردو اور عربی زبان سکھائی جاتی ہے۔ (۲) لائبریری کا قیام جس میں مختلف دینی و مذہبی کتابیں دستیاب ہیں۔ (۳)- صارفینِ زکاۃ کے لیے ویب سائٹ کی سہولت۔ zakatonline.in جس کے ذریعہ لوگوں کو زکاۃ کا حساب کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ (۴)- ماہِ رمضان المبارک میں غربا میں کپڑے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ (۵) عازمینِ حج کو بذریعہ کمپیوٹر تربیت دی جاتی ہے۔ (٦) وقتاً فوقتاً دینی محفلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔



2,Rajmohan Street, Kolkata 700073
Phone: +91-33-2235008 / +919903992110
Email:sirrisaqtiacadmy@gmail.com / www.saqti.com

THE SIRRI SAQTI FOUNDATION